اپریل فول کی شرعی حیثیت

مولانامفتی محمد تقی عثمانی

رئیس مفتی جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی

مغرب کی بے سوچے سمجھے تقلید کے شوق نے ہمارے معاشرے میں جن رسموں کو رواج دیا، انہی میں سے ایک رسم ''اپریل فول'' منانے کی رسم بھی ہے، اس رسم کے تحت یکم اپریل کی تاریخ میں جھوٹ بول کر کسی کو دھوکہ دینا، اور دھوکہ دیکر اسے بے وقوف بنانا نہ صرف جائز سمجھا جاتا ہے بلکہ ایک کمال قرار دیا جاتا ہے، جو شخص جتنی صفائی اور چابکدستی سے دوسرے کو جتنا بڑا دھوکہ دے، اتنا ہی اسے قابلِ تعریف اور یکم اپریل کی تاریخ سے صحیح فائدہ اٹھانے والا سمجھا جاتا ہے۔

یہ مذاق جسے درحقیقت ''بدمذاقی'' کہنا چاہئے، نہ جانے کتنے افراد کو بلاوجہ جانی اور مالی نقصان پہنچا چکا ہے، بلکہ اس کے نتیجے میں بعض اوقات لوگوں کی جانیں چلی گئی ہیں۔ کہ انہیں کسی ایسے صدمے کی جھوٹی خبر سنادی گئی جسے سننے کی وہ تاب نہ لاسکے، اور زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

یہ رسم جس کی بنیاد جھوٹ، دھوکے اور کسی بے گناہ کو بلاوجہ بیوقوف بنانے پر ہے، اخلاقی اعتبار سے تو جیسی کچھ ہے، ظاہر ہی ہے، لیکن اس کا تاریخی پہلو بھی ان لوگوں کے لئے انتہائی شرمناک ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے تقدس پر کسی بھی اعتبار سے ایمان رکھتے ہیں۔

اس رسم کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس بارے میں مؤرخین کے بیانات مختلف ہیں، بعض مصنفین کا کہنا ہے کہ فرانس میں سترھویں صدی سے پہلے سال کا اغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا، اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی وینس (Venus) کی طرف منسوب کرکے مقدس سمجھا کرتے تھے، وینس کا ترجمہ یونانی زبان میں (Aphro dite) کیا جاتا تھا، اور شاید اسی یونانی نام سے مشتق کرکے مہینے کا نام اپریل رکھ دیا گیا۔ (برٹانیکا پندرھواں اڈیشن ص ۲۹۲ ج ۸)

لہٰذا بعض مصنفین کا کہنا کچھ اس طرح سے ہے کہ چونکہ یکم اپریل سال کی پہلی تاریخ ہوتی تھی، اور اسکے ساتھ ایک بت پرستانہ تقدس بھی وابستہ تھا، اس لے اس دن کو لوگ جشن مسرت منایا کرتے تھے، اور اسی جشن مسرت کا ایک حصہ ہنسی مذاق بھی تھا جو رفتہ رفتہ ترقی کرکے اپریل فول کی شکل اختیار کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے تحفے کے نام پر کوئی مذاق کیا جو بالآخر دوسرے لوگوں نے بھی وہ رواج اپنالیا۔

برٹانیکا میں اس رسم کی ایک اور وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ 21 اپریل سے موسم میں تبدیلیاں آنی شروع ہوتی ہیں، ان تبدیلیوں کو بعض لوگوں نے اس طرح تعبیر کیا کہ (معاذ اللہ) قدرت ہمارے ساتھ مذاق کرکے ہمیں بے وقوف بنارہی ہے، لہٰذا لوگوں نے بھی اس زمانے میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانا شروع کردیا۔ (برٹانیکا، ص ۴۹۶ ج ۱)

یہ بات اب بھی مبہم ہی ہے کہ قدرت کے اس نام نہاد ''مذاق'' کے نتیجے میں یہ رسم چلانے سے ''قدرت'' کی پیروی مقصود تھی، یا اس سے انتقام لینا منظور تھا؟

ایک تیسری وجہ انیسویں صدی عیسوی کی معروف انسائیکلو پیڈیا ''لاروس'' نے بیان کی ہے، اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے، وہ وجہ یہ ہے کہ دراصل یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایات کے مطابق یکم اپریل وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا، موجودہ نام نہاد انجیلوں میں اس واقعے کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، لُوقا کی انجیل کے الفاظ یہ ہیں۔ اور جو آدمی اسے (یعنی حضرت مسیحؑ کو) گرفتار کئے ہوئے تھے اس کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور مارتے تھے، اور اس کی آنکھیں بند کر کے اس اس کے منہ پر طمانچے مارتے تھے، اور اس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت (الہام) سے بتا کہ کس نے تجھ کو مارا؟ اور طعنے مار مار کر بہت سے اور باتیں اس کے خلاف کہیں۔ (لُوقا ۲۲: ۶۳ تا ۶۵)

انجیلوں میں ہی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے حضرت مسیحؑ کو یہودی سرداروں اور مفتیوں کی عدالتِ عالیہ میں پیش کیا گیا، پھر وہ انہیں پیلاطس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہاں ہوگا، پھر پیلاطس نے انہیں ہیروڈیس کی عدالت میں بھیج دیا، اور بالآخر ہیروڈیس نے دوبارہ فیصلے کے لئے ان کو پیلاطس ہی کی عدالت میں بھیجا۔

لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح کو ایک عدالت سے دوسری عدالت میں بھیجنے کا مقصد بھی ان کے ساتھ مذاق کرنا، اور انہیں تکلیف پہنچانا تھا۔ اور چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل فول منانے کے نتیجے میں شخص کو بے وقوف بنایا جاتا ہے، اسے فرانسیسی زبان میں Poisson d'avril کہا جاتا ہے جس کا انگریزی ترجمہ April Fish ہے، یعنی اپریل کی مچھلی (برٹانیکا ص ۴۹۶ ج ۱)۔ گویا جس شخص کو بے وقوف بنایا گیا ہے وہ پہلی مچھلی ہے جو اپریل کے آغاز میں شکار کی گئی۔ لیکن لاروس نے اپنے مذکورہ بالا موقف کی تائید میں کہا ہے کہ Poisson کا لفظ جس کا ترجمہ ''مچھلی'' کیا گیا ہے درحقیقت اسی سے ملتے جلتے ایک اور فرانسیسی لفظ Posion کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کے معنی ''تکلیف پہنچانے'' اور ''عذاب دینے'' کے ہوتے ہیں۔ لہذا یہ رسم درحقیقت اس عذاب اور اذیت کی یاد دلانے کے لئے مقرر کی گئی ہے جو عیسائی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو پہنچائی گئی تھی۔

ایک اور فرانسیسی مصنف کا کہنا ہے کہ دراصل Poisson کا لفظ اپنی اصل شکل ہی پر ہے لیکن یہ لفظ پانچ الفاظ کے ابتدائی حروف کو ملا کر ترتیب دیا گیا ہے، جن کے معنی فرانسیسی زبان میں بالترتیب عیسیٰ، مسیح، اللہ، بیٹا اور فدیہ ہوتے ہیں۔ (اس تفصیل کیلئے دیکھئے فرید وجدی کی عربی انسائیکلو پیڈیا، دائرۃ معارف القرآن ص ۲۱۔۲۲، ج ۱) گویا اس مصنف کے نزدیک بھی اپریل فول کی اصل یہی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کا مذاق اڑانے اور انہیں تکلیف پہنچانے کی یادگار ہے۔

اگر یہ بات درست ہے (لاروس وغیرہ نے اسے بڑے وثوق کے ساتھ درست قرار دیا ہے اور اس کے شواہد پیش کئے ہیں) تو غالب گمان یہی ہے کہ یہ رسم یہودیوں نے جاری کی ہوگی، اور اس کا منشا حضرت عیسیٰؑ کی تضحیک ہوگی، لیکن یہ بات حیرتناک ہے کہ جو رسم یہودیوں نے معاذ اللہ) حضرت عیسیٰؑ کی ہنسی اڑانے کے لئے جاری کی، اسے عیسائیوں نے کس طرح ٹھنڈے پیٹوں نہ صرف قبول کر لیا، بلکہ خود بھی اسے منانے اور رواج دینے میں شریک ہو گئے، اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عیسائی صاحبان اس رسم کی اصلیت سے

واقف ہی نہ ہوں، اور نہوں نے بے سوچے سمجھے اس پر عمل شروع کر دیا ہو، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عیسائیوں کا مزاج و مذاق اس معاملے میں عجیب وغریب ہے، جس صلیب پر حضرت عیسیٰؑ کو ان کے خیال میں سولی دی گئی بظاہر قاعدے سے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ ان کی نگاہ میں قابل نفرت ہوتی کہ اس کے ذریعے حضرت مسیحؑ کو ایسی اذیت دی گئی، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ عیسائی حضرات نے اسے مقدس قرار دینا شروع کر دیا، اور آج وہ عیسائی مذہب میں تقدس کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے۔ لیکن مندجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواہ اپریل فول کی رسم وینس نامی دیوی کی طرف منسوب ہو، یا اسے (معاذ اللہ) قدرت کے مذاق کا ردعمل کہا جائے یا حضرت مسیحؑ کے مذاق اڑانے کی یادگار، ہرصورت میں اس رسم کا رشتہ کسی نہ کسی تو ہم پرستی یا کسی گستاخانہ نظریے یا واقعے سے جڑا ہوا ہے، اور مسلمان کے نقطہ نظر سے یہ رسم مندرجہ ذیل بدترین گناہوں کا مجموعہ ہے۔

(۱) جھوٹ بولنا:

(۲) دھوکہ دینا:

(۳) دوسرے کو اذیت پہنچانا:

(۴) ایک ایسے واقعے کی یاد منانا جس کی اصل یا تو بت پرستی ہے، یا تو ہم پرستی، یا پھر ایک پیغمبر کے ساتھ گستاخانہ مذاق۔

اب مسلمانوں کو خود فیصلہ کر لینا چاہئے کہ آیا یہ رسم اس لائق ہے کہ اسے مسلمان معاشروں میں اپنا کر اسے فروغ دیا جائے؟

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ماحول میں اپریل فول منانے کا رواج بہت نہیں ہے، لیکن اب بھی ہر سال کچھ نہ کچھ خبریں سننے میں آ ہی جاتی ہیں کہ بعض لوگوں نے اپریل فول منایا، جو لوگ بے سوچے سمجھے اس رسم میں شریک ہوتے ہیں، وہ اگر سنجیدگی سے اس رسم کی حقیقت، اصلیت اور اس کے نتائج پر غور کرینگے تو انشاء اللہ اس سے پرہیز کی اہمیت تک ضرور پہنچ کر رہیں گے۔

☆☆☆☆☆

آئندہ فقہی اجتماعات کا لائحہ عمل

قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ عصر حاضر میں جدید مشکل مسائل کے حل و تحقیق کے لئے آئندہ فقہی اجتماعات و کانفرنسوں کے انعقاد، موضوعات اور عنوانات اور اپنی علمی تحقیقی آراء و تجاویز سے خط کے ذریعے مجلس التحقیق الفقہی جامعہ المرکز الاسلامی کو مطلع فرمادیں۔

رابطہ: دفتر مجلس التحقیق الفقہی جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں

فون نمبر: 0928-331351 فیکس نمبر: 0928-331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.com